بلکہ اس کا ان کو حق حاصل ہے کہ جو نظریہ چاہیں وہ رکھیں، اصل جھگڑا ان کی ان مساعی کا ہے۔ جو دینِ اسلام کی راہ روکنے کے لیے وہ انجام دیتے ہیں اور محض جرمِ حق کی پاداش میں دینی محاذ اور حاملینِ حق کو دکھ دیتے ہیں۔ جب بات اصل مساعی کی ٹھہری تو پھر اگر کوئی شخص کلمہ پڑھ کر اور مسلمان کے گھر میں پیدا ہو کر وہ سبھی فتنے برپا کرے اور وہ ساری شرارتیں اختیار کرے جو منکرینِ حق اختیار کیا کرتے ہیں تو وہ گھریلو مسئلہ بن جائے، بالکل غلط بات ہے۔ ہمارے نزدیک ان کی اسی طرح مزاحمت کی جائے جس طرح پیدائشی منکرینِ حق کی شرارتوں کی کی جاسکتی ہے۔

قاضی عبدالعزیز عزیزؔ

نعت

اے سونے والو اٹھو رحمت جگا رہی ہے
بادِ صبا جناں سے پیغام لا رہی ہے

صلِّ علیٰ محمدؐ ، صلِّ علیٰ محمدؐ
بلبل چمن چمن میں یہ گیت گا رہی ہے

صلِّ علیٰ کی خوشبو پھوٹی کلی کلی سے
پھولوں کی پتی پتی تانیں اڑا رہی ہے

قسمت ہے عاشقانِ درود و سلام کی
یعنی صدائے مسلم تا عرش جا رہی ہے

توصیفِ مصطفیٰؐ کی تعریف انبیاؑ کی
تمجیدِ کبریا کی قدرت سنا رہی ہے

ایمان مردہ دل کا درمان مضمحل کا
رومانِ آب و گِل کا اس کی ثنا رہی ہے

اسلام کا یہ تحفہ سعیِ نبی کا ثمرہ،
اس کے کرم کا صدقہ دنیا جو پا رہی ہے

ہاں اے شفیعِ عالم سردارِ نوعِ آدم
ہجراں نصیب ہیں ہم فرقت ستا رہی ہے

نذرِ عزیزؔ ہے یہ تیری ہی چیز ہے یہ
اس کی زبان وقفِ صلِّ علیٰ رہی ہے

(بہ تغیر)